سُبحٰنَکَ لَا عِلمَ لَنَآ اِلّا مَا عَلَّمتَنَا اِنَّکَ اَنتَ العَلِیمُ الحَکِیم

جلسہ تقسیم انعام سالانہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

حسب الحکم

عالیجناب معلی القاب صاحبزادہ محمد مصطفی علیخان صاحب بہادر ہوم سکرٹری دام اقبالہٗ

مرتبہ

منشی سید احمد حسین صاحب پیشکار صیغہ تعلیم

در مطبع ریاست رامپور طبع شد

فہرست مضامین

(۱) روئداد جلسہ تقسیم انعام۔

(۲) تقریر جناب مولوی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور۔

(۳) تقریر مولوی احمد امین صاحب مدرس دوم مدرسۂ عالیہ۔

(۴) قصیدہ مولوی افضال الحق صاحب کامیاب درجۂ اوّل بہ نمبر (۱)

(۵) قصیدہ مولوی ضیاء الدین صاحب مدرس درجہ مولوی شاخ لاہوری۔

(۶) قصیدہ مولوی عبد العزیز صاحب طالبعلم منشی فاضل۔

(۷) تقریر جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر اورنٹیل انسٹرکشن ریاست رامپور۔

(۸) تقریر عالیجناب ہوم سیکرٹری صاحب بہادر واعلیٰ افسر سررشتۂ تعلیم ریاست رامپور۔

روئداد جلسہ تقسیم انعام سالانہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

منعقدہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ء روز جمعہ

الحمدللہ کہ مدرسۂ ہذا کا سالانہ جلسہ علمی وقار اور شان کے لحاظ سے جیسا ہونا چاہیے تھا باحسن وجوہ خوش اسلوبی و کامیابی سے ختم ہوا۔ علاوہ علمائے شہر کے دیگر معززین و عامۂ مسلمین شریک جلسہ ہو کر داخل حسنات ہوئے۔ جلسہ کا افتتاح آیاتِ قرآنی سے ہوا۔ اخلاق حسن طالبعلم مدرسۂ غوثیہ نے جو ایک ہونہار نوعمر طالبعلم تھا نہایت قرارت و خوش الحانی سے ایک رکوع پڑھا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ من بعد جناب مولوی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ نے ایک مفصل و مشرح تقریر فرمائی جو مدرسہ کے حالات و نتائج امتحانات وغیرہ سے مملو تھی۔ اس تقریر کے خاتمہ پر طلبائے طلیق اللسان مدرسہ نے دلگداز لب و لہجہ میں قصائد عربیہ پڑھے اور زبان عربی میں برجستہ تقریریں کیں۔ شرکائے جلسہ علم دوست اصحاب ان کی لیاقت اور طلاقت لسانی کے دیر تک معترف و مداح رہے۔ او حبیب خاص سے بنظر فراخ حوصلگی و عالی ہمتی معقول انعامات (علاوہ انعام سرکاری) عطا فرمائے۔

۱۔ عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفےٰ علی خاں صاحب بہادر ہوم سکرٹری۔ صعہ انعام عطا فرمائے۔

۲۔ جناب حافظ حاجی محمد ہادی حسن خاں صاحب بہادر پرائیوٹ سیکرٹری۔ دعہ //

۳۔ جناب حافظ احمد علیخاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ذاتِ خاص۔ صعہ //

۴۔ جناب منشی واحد علی صاحب نایب میر منشی اجلاس ہمایوں۔ صہ //

۵۔ جناب مولوی سید علی رضا صاحب۔ صعہ //

۶۔ جناب حیدر حسن خاں صاحب۔ صہ/ //

۷۔ جناب امن خاں صاحب۔ عہ/ //

عطائے انعامات کے بعد جناب حافظ احمد علیخاں صاحب جنکو اس اسلامی درسگاہ سے خاص دلچسپی ہے اور ہمیشہ

ہر کارِ خیر میں دام ظلہ معین و مددگار رہتے ہیں ترغیب و تحریص علوم دینیات وغیرہ کے متعلق نہایت پُرجوش اور معقول تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ بہت متاثر ہوئے۔ بعد ازاں صدر نشین جلسہ جناب قبلہ و کعبہ مولانا سید محمد نجم الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان ڈائرکٹر مدرسہ ہذا نے ایک مختصر جامع تقریر موعظت تنویر ارشاد فرمائی جو معاد و معاش دونوں پہلو لیے ہوئے تھی۔ حاضرین و طلبا مدرسہ پر اس مشفقانہ نصیحت کا عمدہ اور معقول اثر پڑا۔

چونکہ قصائد خوانی وغیرہ میں وقت زیادہ صرف ہو گیا جمعہ کا دن اور نماز کا وقت قریب تھا اور تقسیم انعامات کے لیے زیادہ وقت درکار تھا۔ لہذا عالیجناب معزز سیکرٹری صاحب بہادر کو اپنی تقریر پڑھنے کا موقع نہ ملسکا اور بمجبوری بلا قرات وہ تقریر پرنسپل صاحب کو دیدی۔ تاہم یہ امر شکریہ سے خالی نہیں ہے کہ صاحب ممدوح دورانِ تقاریر میں ہر ہر موقع پر طلبائے مدرسہ کے ساتھ اظہار ہمدردی و حوصلہ افزائی میں رطب اللسان رہے۔

اور بالآخر انعامات عطیہ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم کو اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائے تقسیم انعام کے وقت مختلف ممالک کے طالبعلموں کا عجیب و غریب ناموں کے ساتھ پکارا جانا جیسے۔ لاجورد۔ طوطامیاں۔ بخیر علی۔ سفر علی۔ شاعر علی وغیرہم ایک عجیب و دلکش نظارہ تھا۔

یہ اظہر من الشمس ہے کہ یہ مدرسہ اعلیٰ تعلیمی حیثیت کے اعتبار سے علوم مشرقیہ کا باب العلم (یونیورسٹی) ہے۔ اور اسکی نظیر ہندوستان میں موجود نہیں ہے۔ اس مدرسہ میں مختلف ممالک سمرقند۔ بخارا۔ کابل۔ پشاور۔ ہرات۔ آسام۔ برہما۔ بنگال۔ مدراس وغیرہ سے طالبعلم بغرض تحصیل و تکمیل علوم مشرقیہ آتے ہیں اور دستار فضیلت لیکر واپس جاتے ہیں۔ منہاج الدین نامی ایک مسلمان طالبعلم اس مدرسے سے فیضیاب ہو کر اپنے ملک یورپ کو واپس گیا ہے۔ اس سے زیادہ اسکی عظمت و ناموری کا اندازہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ابتدا سے اس مدرسہ میں عربی فارسی پہلو بہ پہلو مدغم و منضم چلی آتی ہے۔

عربی شاخ کا کورس وہی قدیمی نصاب نظامیہ ہے جسکی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر دیجاتی ہے اور جسمیں ضروری و مناسب زمانہ ترمیم کیگئی ہے۔ اور ریاضی و ادب و تاریخ وغیرہ کا اضافہ ہوا ہے۔

دوسری شاخ فارسی ہے جسمیں تعلیم زبان قدیم اور زبانِ حال کی ہوتی ہے جسطرح زبان اُردو بغیر فارسی نامکمل ہے اسیطرح فارسی بغیر کسیقدر عربی کے ناقص ہے۔ اسوجہ سے یونیورسٹیاں نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے اپنے کورس میں بہت

ترمیم کر دی ہے۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی نے عربی و فارسی کے جداگانہ تین تین درجے قایم کیے ہیں۔

لہذا حضور ریاست نے زمانہ کے لحاظ سے مدرسۂ ہذا میں بھی ایک شاخ پنجاب یونیورسٹی قایم ہوئی ہے۔ اور ہر سال کثیر التعداد طلبا اس شاخ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ باشندگان ریاست کو اسکے اجرا سے فائدہ کثیر پہنچا اور کثیر التعداد طلبا شاخ مذکور مختلف اسکولوں میں معقول ملازمت حاصل کر چکے ہیں آیندہ زیادہ بار آور ہونیکی اُمید ہے۔ اور بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس شاخ کے سند یافتہ کو بہت سے حقوق حاصل ہیں مختاری وکالت وغیرہ کر سکتے ہیں انٹرنس۔ ایف اے۔ بی اے۔ کے امتحانات میں علی الترتیب شریک ہو سکتے ہیں صرف زبان انگریزی میں امتحان دیا جاتا ہے۔

آخر میں ہم نہایت خضوع و خشوع سے درگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں کہ اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کو جنکو اس اسلامی درسگاہ اور تعلیمی معاملات میں خاص دلچسپی ہے اور مسلمانوں کے فلاح و بہبود کے لیے بصرف کثیر اس مدرسہ کو قایم فرمایا ہے۔ الیٰ یوم التناد صحیح و سلامت فائز المرام مقاصد دو جہانی رکھے بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

تقریر جناب مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

حضرات! میں اسوقت اس غرض سے قایم ہوا ہوں کہ اس مدرسۂ عالیہ کی سالانہ رپورٹ آپ حضرات کو سنا کر مدرسہ کی جدید حالات و جزئیات سے مطلع کروں لیکن اس سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مدرسہ میں جو ایک قسم کا جدید نظم و انتظام واقع ہوا ہے اور اس مدرسہ کے قدیم نصاب تعلیم میں جو فی الجملہ ترمیم کیگئی ہے اسکا اصل سبب عرض کروں۔ یہ مدرسہ جسطرح کہ ہمیشہ سے جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کا مرکز اور طلبہ اہل علم کا مرجع رہا ہے آج بھی خدا کے فضل سے یہ مدرسہ اُسی شان کے ساتھ ہے اور ان تمام علوم و فنون کا درس اسمیں جاری ہے اور دور دور دراز ملکوں کے طلبہ اس مدرسہ سے مستفیض ہوتے ہیں اور آجتک یہ جملہ علوم مذہبی و اسلامی علوم سمجھے گئے ہیں۔ کیونکہ مذہبی علوم صرف اُنہیں علوم کا نام نہیں ہے کہ جنمیں مذہبی مسائل سے بحث کیگئی ہے بلکہ وہ علوم بھی کہ جنکو ان مذہبی مسائل سے ایک خاص قسم کا تعلق ہے مذہبی علوم قرار دیے گئے ہیں اور بحکم (مقدمۃ الواجب [illegible]

واجب) انکا جاننا بھی مثل مذہبی مسائل کے لازم وضروری سمجھا گیا ہی۔ مثلاً علوم عربیہ صرف ونحو ومعانی
وبیان وغیرہ جوکہ اِن مذہبی مسائل کے حصول کے مبادی و ذرائع ہیں یہ بھی مذہبی و اسلامی علوم کے حکم میں ہیں اور اسیطرح
منطق وفلسفہ جس زمانہ میں شائع ہوا۔ اورعام طبائع کا اسکی طرف میلان پیدا ہوا اور مخالفین اسلام نے اسکو ایک زبردست
آلۂ اسلام کی مخالفت و مقابلہ کا بنایا۔ اوران منطقی وفلسفی اُصول کے ذریعہ سے احکام اسلام پر حملے اور اعتراضات
شروع کیے تو اُسوقت علمار نے پہلے اِن علوم کے دبانے اور مٹانے کی پوری کوشش کی اور ہرطرح ان علوم
کے تحصیل و اشتغال سے لوگوں کو روکنا چاہا لیکن وہ زمانہ چونکہ اِن علوم کی اعانت و امداد کے لیے پورے طور پر
موجود تھا تو یہ کوشش کسیطرح مفید نہیں ہوئی اور یہ عظیم الشان سیلاب کسیطرح رُک نہیں سکا تو بجز اسکے
اور کوئی چارۂ کار نظر نہیں آیا کہ علمار خود ان علوم کی طرف متوجہ ہوں اور ان علوم کی تحصیل و تکمیل کریں اور انکے
اُصول و قواعد کو ایک تنقیدی نظر سے دیکھیں اور بپابندی ان اُصول و قواعد کے مخالفین کے اعتراضات کا
تحقیقی والزامی جواب دیکر ہرطرح مخالفین پر غلبہ حاصل کریں چنانچہ ہمارے اکابر علمار مثل امام غزالی و امام رازی
وغیرہ علمائے اُسوقت علم کلام کو ایک جدید نہج پر مدون کیا اوران منطقی وفلسفی اُصول کو مختلط کرکے دلائل و
براہین کو مرتب کیا۔ اوراحکام اسلام کو نہایت پُرزور ادلہ سے ثابت کیا اور مخالفین کے اعتراضات کا بالکل
قلع وقمع کردیا۔ اُسوقت سے یہ منطقی وفلسفی علوم بھی مذہبی و اسلامی علوم میں شمار ہونے لگے
اور ایک متبحر وجامع عالم ہونیکے واسطے انکا حاصل کرنا بھی لازم و ضروری ہوگیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج جو علمائے
اسلام میں جامع و کامل سمجھے جاتے ہیں وہ وہی علما ہیں جو کہ مذہبی علوم تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ میں جسطرح کمال و مہارت رکھتے تھے
ان منطقی وفلسفی علوم میں بھی اُنہیں پوری لیاقت و قابلیت تھی لیکن یہ منطقی وفلسفی علوم جو مذہبی و اسلامی علوم میں شمار کیے گئے اور
اہل علم کے واسطے انکا حصول لازم و ضروری قرار دیا گیا تو محض زمانہ کی ضرورت سے ورنہ فی نفسہٖ یہ علوم مقاصد اسلام سے کسیطرح
نہیں ہوسکتے ہیں تو یہاں سے یہ امر بھی بخوبی واضح ہوگیا کہ بعض حضرات جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ منطقی وفلسفی علوم
بھی اسلامی علوم قرار دیے جاتے تو سلف صالحین حضرات صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین بھی ان علوم کی طرف ضرور
توجہ کرتے نہایت بے معنے اعتراض ہے کیونکہ اُس زمانہ میں ان علوم کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور یہ ابھی معلوم
ہوچکا ہے کہ اِن علوم کا اسلامی علوم ہونا محض زمانہ کی ضرورت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو اب اسوقت جبکہ

زمانہ نے بعض جدید علوم کو بھی پیدا کر کے اسلام کے مقابلہ میں قایم کیا ہے اور مخالفین اسلام نے انکی اعانت و امداد سے اسلام پر حملے اور اعتراضات کرنا شروع کر دیے ہیں تو اسوقت بہت ضرورت ہے کہ ان علوم کیطرف بھی پوری توجہ کیجائے اور ان علوم سے واقفیت پیدا کر کے مخالفین کے اعتراضات کا الزامی و تحقیقی دونوں طور سے جواب دیکر اسلام کی قوت و شان دکھائی جائے نہایت شکر کا مقام ہے کہ اسوقت علماء دیوبند زمانہ کے حالات سے باخبر ہو کر اسطرف پورے طور پر متوجہ ہوگئے ہیں اور اسی قسم کے امور کی انجام دہی کے واسطے چند مدت سے ایک انجمن جمعیۃ الانصار کے نام سے قایم کی ہے کہ جسکا سالانہ جلسہ ابھی چند روز ہوئے مرادآباد میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اب ہمکو صرف انہیں علوم کی ضرورت ہے اور قدیم منطق و فلسفہ کی ضرورت اب ختم ہوگئی ہے جیسا کہ بعض حضرات کا خیال ہے کیونکہ ہمکو اپنے علم کلام کی ہمیشہ ضرورت ہے اور اس سے کسیوقت استغنا و بے نیازی ہمکو نہیں ہو سکتی ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اس علم کو ہماری علماء نے اس وسعت و احاطہ کے ساتھ مدون کیا ہے کہ جب کبھی کوئی مخالف اسلام پیدا ہو تو یہ علم اسکی مغلوب کرنیمیں ہمیشہ ہماری مدد کریگا۔ چنانچہ اسوقت جو آریہ جماعت نے اسلام کی مخالفت و مقابلہ پر کمر باندھی ہے اور اسلام پر کھلم کھلا اعتراضات شروع کر دیے ہیں تو اسوقت جو علما انکا مقابلہ کر رہے ہیں اور ہر طرح انپر غلبہ حاصل کر رہے ہیں تو انکے پاس سوائے اس علم کے اور کوئی ایسا زبردست آلہ نہیں ہے کہ جس سے یہ غلبہ حاصل کر سکتے۔ اور یہ علم کلام منطق و فلسفہ سے اسقدر مخلوط ہے کہ بغیر منطق و فلسفہ کے اس علم کلام کا حصول غیر ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے تو جسطرح اس علم کلام کی ہمیشہ ہمکو ضرورت رہیگی اسیطرح اس قدیم منطق و فلسفہ کی بھی ہمکو ضرورت باقی رہیگی۔ البتہ زمانہ کے تغیر و انقلاب سے حسب ضرورت زمانہ اور نئے نئے علوم کی بھی ضرورت ہوتی رہیگی۔ اور اسیکے موافق ہمارا نصاب تعلیم بھی تغیر و ترمیم کے قابل سمجھا جائیگا۔ تو اس زمانہ میں ہمارا نصاب تعلیم جامع و کامل اسیطرح ہو سکتا ہے کہ علاوہ ان قدیم علوم مروجہ کے جدید علوم بھی کہ جنکو اس زمانہ نے لازم و ضروری کر دیا ہے داخل کیے جائیں ورنہ جو طلبہ مدارس سے فارغ ہو کر نکلینگے وہ کسیطرح جامع الصفات نہیں ہو سکینگے۔ حضرات یہی وہ سبب ہے جسکی وجہ سے ہمارے سرکار ابد قرار حضور پر نور جناب نواب صاحب بہادر دام اقبالہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے اس قدیم علمی و اسلامی مدرسہ کو حسب اقتضائے وقت جامع و کامل بنایا جائے۔ اور مناسب وقت علوم کی بھی اسمیں تعلیم قایم کیجائے لیکن یہ کام بغیر لایق منتظموں و مدبر افسروں کے

کسیطرح انجام نہیں پا سکتا تھا تو اِس کام کی انجام دہی کے واسطے اُن حضرات کو منتخب فرمایا

کہ جو قابلیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ اور پہلی کھیپ کی اُنکی نظر انتخاب کی —

یعنی ہمارے مکرم و معظم جناب مولانا سید محمد نجم الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان کو اِس مدرسہ کا ڈائرکٹر مقرر فرمایا جو کہ علاوہ علمی فضل و کمال کے تعلیم و تربیت میں ایک خاص تجربہ و مہارت رکھتے ہیں اور اسکے ساتھ حالات زمانہ سے بھی باخبر ہیں اور ہمارے معزز و محترم عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفےٰ علی خاں صاحب ہوم سیکرٹری بہادر کو اِس مدرسہ کا اعلےٰ افسر قرار دیا جو کہ نہایت روشن خیال اور اعلےٰ درجہ کے مدبر ہیں اور اسکے ساتھ اہل دل اور قوم کا درد رکھنے والے ہیں۔ اِن لایق افسران نے مدرسہ کی صلاح و فلاح کی طرف پوری توجہ فرمائی اور تعلیم و تربیت کو ہر طرح مفید بنانیکی کوشش کی۔ علوم قدیمہ میں علم ادب کہ ہمیشہ سے کارآمد و مفید سمجھا گیا ہے اور چند مدت سے طلبہ کا اعتنا اُسکی طرف کم ہوگیا ہے اسکو ہر درجہ میں لازم کیا اور اسکے ساتھ عربی تحریر و تقریر کی بھی پوری توجہ دلائی۔ اور تاریخ و ریاضی وغیرہ مفید علوم کی تحصیل و تکمیل کی پوری تاکید فرمائی اور بعض کتب جغرافیہ و فلسفہ جدید کا اضافہ کیا۔ الغرض اِس نصاب تعلیم کو ایسا جامع و کامل بنایا کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ اِسکی تعمیل اسوقت تک ہوئی ہوتی تو آج اِسکا عمدہ اثر آپ حضرات ملاحظہ فرما کر محظوظ ہوتے لیکن سال گزشتہ بعض ناعاقبت اندیش دشمن عقل و دین طلبہ نے بجائے اسکے کہ اپنے مہربان حکام کا شکریہ ادا کرتے اور اِس مفید نصاب تعلیم سے فائدہ اُٹھاتے اولٹی اِس نصاب کی شکایت شروع کردی اور اسکو اِس حد تک پہونچایا کہ عام اہل شہر کو ایک قسم کی بدگمانی پیدا ہوگئی اور عام طور پر یہ خیال پیدا ہوگیا کہ اس مدرسہ اور علوم اسلامی کا خدانخواستہ اب خاتمہ ہوگیا۔ لیکن ہمارے لایق حکام نے اِس لیاقت و متانت سے اسکا انسداد فرمایا اور اِس شورش و فساد کو اِس خوبی سے مٹایا کہ ہر شخص کو حکام کی نیک نیتی و خیرخواہی کا پورا یقین ہوگیا۔ اور سب سمجھ گئے کہ یہ ان احمق طلبہ کی نادانی تھی کہ اپنی اصلاح و بہبودی کو بھی یہ نہیں سمجھے۔ اِسی موقع پر اِن معزز حکام نے حسب اجازت بندگان اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم اِس بندۂ ناچیز کو جو کہ اِس مدرسہ کا قدیم خادم اور ریاست کا دیرینہ نمکخوار ہے بعہدۂ پرنسپلی مقرر فرما کر اعزاز بخشا اور درجہ اول درجہ تکمیل کی تعلیم بھی میرے متعلق کی۔ اور یہ وہ وقت تھا کہ ختم سال و امتحان سالانہ میں صرف دو ڈھائی مہینے باقی رہگئے تھے اُسوقت تک تین کتابیں الٰہیات شرح تجرید۔ و کتاب الاشارات۔ و مقامات بدیع بالکل شروع نہیں ہوئی تھیں اور

اور تفسیر بیضاوی کے صرف ڈہائی رکوع ہوئے تھے - اور میرزاہد امور عامہ - و مسلم الثبوت کی بھی ایک معتدبہ مقدار
باقی تھی - اور اسوقت ان کتب کے پڑھنے والے درجہ اوّل میں صرف چھ (۶) طلبہ تھے - میرے مقرر ہونے سے نو (۹) طلبہ درجہ اول
میں اور داخل ہوئے - اور مجموع طلبہ درجہ اول میں پندرہ (۱۵) ہو گئے - میں نے نہایت محنت و کوشش کر کے اُن چھ (۶) طلبہ کو
جو شروع سال سے درجہ اوّل میں داخل تھے بقیہ کتب اور نو (۹) طلبہ کو جو جدید داخل ہوئے تھے ابتدا سے کل کتابیں پڑہانا شروع
کیں اور ہر ایک کتاب کو ایک معتدبہ مقدار تک پڑہا کر شریک امتحان سالانہ کے قابل کر دیا چنانچہ یہ کل طلبہ شریک امتحان
ہوئے - اور نو (۹) طلبہ جو جدید داخل تھے وہ سب کامیاب ہوئے - اور چھ (۶) طلبہ جو شروع سال سے اس درجہ میں تھے اُنسے تین (۳) کامیاب
ہوئے اور تین (۳) فیل - اور ان جملہ طلبہ میں بندہ زادہ حافظ افضال الحق نمبر اول پر کامیاب ہوا - اور اسی سال میں یہ
مدرسہ عالیہ کلکتہ کی بھی جماعت اول میں شریک امتحان ہو کر اعلیٰ نمبر پر کامیاب ہوا - اور گورنمنٹی سرٹیفکٹ حاصل کیا
اور اُسی سال ایک دوسرے طالبعلم حافظ رحمت اللہ نے بھی دو اعلیٰ جماعتوں میں دوسرے نمبر پر کامیابی حاصل کی -
یہاں مدرسہ عالیہ میں درجہ اول کے امتحان میں دوسرے نمبر پر پاس ہوا - اور درجہ مولوی فاضل یونیورسٹی پنجاب کے امتحان میں بھی
نمبر دوم کی کامیابی حاصل کی - ان ہر دو طلبہ کی کامیابی قابل تحسین و لایق قدر دانی حکام بالا ہے - اسکے بعد دیگر
درجات کے نتیجہ امتحانات کی حالت بھی عرض کرتا ہوں - درجہ حدیث شریف میں گیارہ طلبہ شریک امتحان ہوئے
دس پاس اور ایک فیل اور ان سب طلبہ میں اول نمبر سید محمد یوسف کامیاب ہیں - درجہ دوم میں نو (9) طلبہ شریک امتحان
ہوئے آٹھ کامیاب اور ایک فیل اور ان سب طلبہ میں محمد زبیر نمبر اول ہیں - درجہ سوم میں ۱۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے اور وہ
کامیاب ہیں اور ان سب میں خلیل اللہ نمبر اول ہیں - درجہ چہارم میں سات طلبہ شریک امتحان ہوئے پانچ کامیاب دو فیل اور
ان سب میں شفیع الدین نمبر اول ہیں درجہ پنجم میں سات طلبہ شریک امتحان ہوئے چھ پاس ایک فیل اور ان سب میں
سید محمد خلیل نمبر اول ہیں - درجہ ششم میں ۱۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے جنمیں پانچ پاس باقی دس فیل بجز اس درجہ کے اور
کل درجات کا نتیجہ امتحان اچھا ہے - اور اسکے ماتحت تین درجات ہفتم و ہشتم و نہم میں تقریری امتحان ہوا انکا
نتیجہ بھی اچھا رہا - اب میں اس مضمون کو اس جملہ دعائیہ پر ختم کرتا ہوں کہ ہمارے قدردان علم و اہل علم رئیس اعظم
دام اقبالہم و جملہ علم دوست حضرات قایم و دایم رہیں - آمین ثم آمین - فقط

تقریر جناب مولوی احمد امین صاحب مدرس دوم مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اثنی علی نفسه - واثنی المحامد مکاناً علیاً والصلوة والسلام علی محمد المصطفی الذی
نضّر ریاض العلم لذویه وهداهم صراطاً سویاً - فصار دابه احسن اساساً ورئیاً - واحسن نادیاً
وندیاً - وآله المطهرین الذین کل منهم نجم حسن لاهتداء من کان عصیاً - وطهر بهم من الاسرار ما کان
مکتوماً وخفیاً - وصحبه الذین وقروه وعزروه ونصروه نصراً مؤزراً قویاً - واتبعوا النور الذی انزل الیه
لیفصل الحق ویمیز الباطل - وارتضاه لهم دیناً - وبعد فان العلم فضیلة لا فضل لفضیلة
علیها ومنقبة لا منقبة افضل منها فهو احق باستحقاق التعظیم واسبق فی استیجاب التکریم - وارجح
المکاسب - واعلی المناصب - لذا تری الملوک والرؤساء والسلاطین والوزراء والعلماء والحکماء
لا یزالوا ولن یزالوا الاجتهاد فی اظهار رونقه - واحترام اهله والاثابة علی تعلیمه واکرام اهله
وکان المعتضد بالله لما بنی قصوره المعروفة بالشماسیة ورتبها له المهندسون زاد
فی ذرعها فوق الذی اختطوه فسئل عن ذلک فقال ارید ان اتخذ فیها مساکن وغرفاً یسکنها
رؤساء الفضلاء والعلماء واجری علیهم الادرارات - وکان مقصوده انتشار العلم والزیادة فی الفضائل
وکذلک کان المامون یشتغل بعلم النجوم واتخذ الرصد فصنف له الزیج المامونی وظهر فی زمانه الفضلاء
من المنجمین مثل ابی معشر وغیره - وقرأ العلم فی صغره وبرع فی الفقه والعربیة وایام الناس ولما کبر
عنی بالفلسفة وعلوم الاوائل ومهر فیها - فهو بهذا عُدّ من کبار العلماء - ولقد اجاد بعض ملوک
الفارس فی قوله اما اهل العلم فلهم علینا ان نسمع منهم - ونرفع مراتبهم ونوسع لهم ما ظهر به
صلاحهم - ولم یکن فی الدنیا اعظم دولة ومملکة ولا ادوم ایاماً من دولة الفرس ودولة
الیونان وسبب ذلک تعظیمهم للعلوم والحکم ورعایة من یشتغل بها حتی کان اکثر ملوکهم علماء
وحکماء - وهذا کله لا یخفی علی من تتبع اخبار المتقدمین فی ایام الناس فسلسلة التعلیم والتعلم

جرت على هذا المنوال بفضل المنعم المفضال - قرنا بعد قرن وزمانا بعد زمان فكل من فوق من السلاطين
والامراء فى كل قطعة من الغبراء - بذل جهده فى نشر العلم ما ليس له احصاء - حتى انتهى هذا الامر فى زماننا هذا
ثم فى رياسة الرامفور حفظها الله عن الشرور - واحدقها بالسرور - الى من عم جوده الخاص
والعام - وتجلت بصفاته الشهور والاعوام - وتشرفت بيمن ولايته الليالى والايام - كثير البر والصدقات
متنوع فى وجوه الانعام والاطلاقات - يشمل فضله الدانى والقاصى - ويعترف له الطائع والعاصى
مع ما خصه الله به من نشر العدل فى الرعايا - وبذل الانصاف فى قضايا - وقمع المتمردة ونشر السنن
وكف الفتن وحمل الناس على اقوم سنن - وقرب اهل العلم والدين - وعمارة المساجد والمدارس
واعلاء منار الدين الامير ابن الامير ابن الامير ابن الاميرنا - ثم الدهر والدهر فخار الامراء العالى الجناب النواب
محمد حامد على خان صاحب بهادر دام اقباله وملكه - فهو افضل رؤساء الهند
حزما وعزما وعلما ورايا ودهاء وهيبة وشجاعة وسوددا وسماحة ففرق مالا عظيما على ابواب
والمدارس وتجديد الرسم الدارس لا سيما المدرسة العالية الكبرى - والجامعة السامية
العظمى - فانها وان كانت مدرسة قديمة لا نظير لها فى ارض الهند - ولا زالت تحت حمايات اسلافه الكرام
العظام والامراء ذوى الاحترام افاض الله عليهم سحائب الغفران لكنها منذ دخلت تحت ظل الامير الممدوح
الموصوف ترقت فى مدارج الكمال - وعرجت معارج الاستكمال حتى كلت الالسنة من شرح عروجها - وقصرت
الاعين عن سرح مروجها - وذلك بسبب انه بذل الاجتهاد فى اظهار رونقها واكرام اهلها و
اتخاذ رؤس الفضلاء واجرى عليهم الادرار والنفقات حتى صارت المدرسة العالية منتدى المتادبين
وملتقى القاطنين منهم والمتغربين ففيها مشايخ منقول ومعقول وفروع واصول وغيرها من الفنون
الشريفة والعلوم النفيسة - ومن جملة امتنانه على المدرسة واهلها ان اعطى الانتظام من
اراكين الرياسة واعيان الدولة من هو المصطفى اسما وصفة فى اتحافه فى الموصوف بحسن الصورة والسيرة
البرى من الشين الامير ابن الامير ابن الامير صاحبزاده محمد مصطفى على خان صاحب
بهادر فهو من على الناس قدرا - واوسعهم صدرا واحسنهم خلقا وخُلقا واطيبهم اصلا واجملهم فعلا.

وارجحهم لسانا واعظمهم شانا واوفرهم رايا وعقلا واجودهم فهما ودلالة فهو كفيل لسلسلة التعليم زعيم لنظمها ولنسقها وترتيبها وتزئينها باتم وجه واحسن نهج ومن دلائل حسن نظمه وجودة فهمه التدبير الذی دبّره فی العام الخالی لاصلاح زيغ من يدعی من الطلبة بالنجابة الذين فعلوا ما فعلوا من الاعتساف والتضليل فاضلوا كثيرا وضلوا عن سواء السبيل فنصح لهم غاية النصيحة مع خلوص الطوية وصفاء النية فهو حری بان ينشد ما قيل

تضل عقول الناس فی نعت فضله	ولتغرق فی امواج افضاله الفكر

ومن لا حظ له من النهی ولا وصل فكره المنتهی ولم يتفكر فی العواقب وما فی عكس هذا التدبير من المصائب عابوا عليه هذا التدبير وشددوا النكير

اذا لم يكن للمرء عين صحيحة	فلا غرو ان يرتاب والصبح مسفر

هذه زبدة من صفاته وانموذج من كمالاته والا فما لی فی لجة هذا البحر مسبح ولا فی ساحله مسرح والقول يقصر عن التحصيل وليس الی مكاثرة اليم من سبيل وعين من علماء الدولة العالية ادامها الله من هو فريد العصر نحرير الدهر مقبول الصورة عظيم الخلق شريف النفس كريم العهد بليغ الفصاحة والكلام حاذق البراعة والاهتمام متبحر انواع العلوم مالك زمام المنثور والمنظوم صاحب الرشد والمعرفة والايمان قبلة العصر مجتهد الزمان المولوی السيد محمد نجم الحسن دام ظله فانه نجم ما طلع نجم فی فلك السعادة اسعد من نجم طلعته ولا سطع كوكب فی اسماء الشرافة اشرف من سماك رفعته فهو دام ظله بيّن لمن تحت ظله من الحكم ما فيه تهذيب النفوس وتقويم الخواطر وتصحيح الفكر وتعديل الامزجة والجذب الی الاخلاق الحميدة والسنن الصحيحة ومحض من التذكير ما يلين القاسی ويقود العاصی ويجتهد فی حسن الانتظام للمدرسة العالية واهلها وابادة الخلل فيها ان ما يوجب الزلل والتوصية لهم بان يكونوا مجامع العلوم ومنابع الفنون من البلاغة والبراعة وعلم الشريعة والتاريخ والكتاب العزيز والتفسير والاحاديث النبوية والآثار المروية والجغرافية وعلم الحساب والهندسة وحسن الخط والتحرير والتقرير جيد فی العلوم العربية لاسيما الادبية

فانها اليوم صناعة رميت فى زعمهم بالكساد مما ظهر فى الارض للفساد فكم من جذب الادب و
قل من عبد ثبه وداب - فمن اراد ان يغوص فى تيار بحار الكتاب الالهى وفرائده ويتفحص عن لطائف
الكلام النبوى وفوائده وهو غير عالم بهذا العلم فقد ركب متن عمياء وخبط خبط عشواء - ولعمرى انها
لاجدى من تفاريق العصا - وكل الصيد فى جوف الفرى - يستعمل المداراة الموجبة للمصافاة
مع كل صغير وكبير ويمحض النصح فى كل نقير وقطمير وخمير وفطير وما انفك همه صرف الترغيب
اهل العلم فى مطالعته وتحريضهم على اقتنائه وتحضيضهم للنشر وان يجمعوا على درء المفاسد
وحفظ المصالح فلاجل هذه كل من الناس يتظل بظله على اختلاف مذاهبهم وتفرق مشاربهم
وتشتت مسالكهم وتنوع اذواقهم وتباين اشواقهم شاكرون لاحسانه وانعامه طالبون لرضوانه
راضون من حسن انتظامه متفقون على طاعته وامتثال احكامه متحرون مرضاته متمنون صيانته
ثم توجها بحسن الاتفاق الى اصلاح المدرسة العالية باحسن الوجوه مما مضى واتم الاطوار مما خلى
ففوضا باجازة صاحب الرياسة وقبوليته دام اقبالهم وملكهم الانتظام الداخلى للمدرسة العالية
لمن هو امام مصرنا وهمام عصرنا زبدة المتقدمين لباب المتاخرين جامع المنقول والمعقول
حاوى الفروع والاصول لطيف الخلق حسن الخلق مظهر فضل الحق استاذى ومولائى المولوى
محمد فضل حق دام فضله وافضاله - فلما قلداه فى امر الانتظام الداخلى الزعامة
اصطفته الخاصة والعامة - فاخذ بقلوب اهل المدرسة بما فيه من الفطنة والذكاء و
غزارة العلم والعقل ونهض الى تجديد الانتظام الدارس للمدارس واصلحه بادنى دلالة والطف
اشارة - وعمره اسرع من البرق احسن عمارة - وما اخر عمل اليوم الى غد وقوم الاود بلا اود واغمض
فى بعض الاوقات فاظهر كانه ما راى ما جرى ولا سمع ما طرا لمصلحة الوقت وهذا هو التغافل المحمود
ولقد قيل ؎ ليس الغبى بسيد فى قومه ۔ ولكن سيد قومه المتغابى ۔ ومع هذا ما
اخل بتدريس الطلاب وتكميل ذوى الالباب - فالمدرسة العالية اليوم تهتز من الفرح والسرور
على خلاف ما قد كانت تدعو الويل والثبور ومن جملة اسباب ترقيها ان توجه من اركان

الرياسة واعيان الدولة من هو جامع لخصال الخير صاحب الوقار والحلم جيد الفهم اصيل الرأي متين الدين ذي الكرم والجود والسخا محب العلم والعلماء صاحب الحسب والنسب محمود العواقب الحافظ **احمد علیخان صاحب** فسن سنة حسنة اكراما لاهل العلم واحتراما وترغيبا لهم ببذل الدينار والدرهم والمشوق المعلم فصار مصداقا لقوله صلى الله عليه وسلم من سن سنة الحديث فقد فرح بطريق صار اباعذرة ومقتضب حلوه ومره فلله دره ودره - ثم اقتدى به من سواه من اراكين الدولة فصار امر الاعطاء عظيما واعزاز اهل العلم جسيما فعلى اهل العلم ان يدعو للرئيس والرياسة واركانها واعيانها ويشكروهم فان المزيد مربوط بالتشكر والخسار منوط بالكفر - ويبذلوا الطاعة للرئيس والاستقامة لامره والانقياد لحكمه وعلى الامراء ان يكشفوا عن احوال اهل العلم فيعرفوا من اختلفت احواله فيكرمونه ويحترمونه ويضاعفون في الاحسان اليه لان فيهم من هو مصداق قوله تعالى يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لا يسئلون الناس الحافا فانها من محاسن ارباب الاموال ومزاياهم التي تنقل عنهم وتحسن بها ايامهم وتورخ بها سيرهم - هذا ما كتبه قلم الاستعجال مع ضيق المجال اذ الخاطر منقسم بين تدبير المعاش واعداد رياش واصلاح حال وفكرة في مال ومعاناة دهر في صروف عام وشهر في هذا كله عذران وقع تقصير ولا ينفرد بالكمال الا العليم الخبير - نمقه العاصي احمد امين المدرس الثاني في المدرسة العالية الرامفورية

قصیدہ جناب مولوی محمد فضال الحق صاحب کامیاب درجہ اول نمبر (۱)

دموعي على ربع الحبيب سواكب	وقلبي اذا ابته النوى والنوائب
عيوني اذا ماجد ن جد ن تمجني	وان غضن شبت في ضلوعي اللواهب
الا ايد اخزانا لئن صب بعضها	على النهر امست وهي سود غياهب
ابيت وفي الاحشاء نار تاججت	لواعجها والقلب ولهان واجب
فطورا اقاويل العذول تهمني	واخرى اباطيل الوشاة الكواذب

فكيف وان الحب قد حيط من دمي ... وكيف وان الوجد حلف ولازب

اترجو شفاءً والنوائب غيّرت ... روائك وابيض اللحى والذوائب

اترجو شفاءً والعيون تغمست ... وقد ودع القلب المحبا والترائب

هل الوصل والآساد تحمي فناءها ... وسمر الرماح والسيوف القواضب

وكادت دجى الاحزان تهلكني فاذ ... تلألأ نجم لامع النور ثاقب

له العزة القعساء سامية الذرى ... وبيض المزايا والعلى والمناقب

فراة العلوم لا يزال جنابه ... يجاب اليه المقفرات السباسب

تحط لديه الركب من كل جانب ... وتسرى اليه الصافنات النجائب

مكارمه جلّت وعزّت فاصبحت ... تخرله الشم الجبال الشناخب

حمى عن ذمار الدين والدهر قد غدا ... هزا غنمه يسطو عليها الثعالب

واخر قولى مدح من هو ناظم ... فرائد عقد الملك للامر نائب

وسماحة مولى سيد الناس كلهم ... زعيم الورى تهوى اليه المناصب

تخرله هامات عز وسودد ... وتعنو له جيد العلى والمناكب

جبابرتها ومن قد خضعوا له ... سجودا وخافته الاسود الغوالب

هنالك الناس نحو الدين نور جبينه ... وليس كما يهدى النجوم الثواقب

سويد علم الدين حامى ذماره ... معاد لاعداء الاله محارب

على امير المؤمنين وليه ... واخمد من حاميه والله صاحب

سما فى سماء المجد والعز راقيا ... وزيدت له فى كل يوم مناقب

ان هى الا بضاعة مزجاة ان تلقيموها بالقبول فهو كمال المسئول وقصارى المامول نمقها خادم الطلاب **محمد افضال الحق** بن الجناب المستطاب البحر الغشمشم والبحر الغطمطم العالم العليم الفاضل الافخم ثمال الايتام والارامل محط رحال الافاضل

مولانا محمد فضل حق مد ظله العالی بدوام النهر و اللیالی المتصدر علی
وسادة العلوم المخاطب بخطاب پرنسپل لمدرسة عالیة من ریاست رامپور
ادامها الله بالمسرة والحبور -

قصیدہ مولوی محمد ضیاء الدین صاحب مدرس دوم مولوی مدرسہ عالیہ رامپور

إذا رأيت محیاه رویت حیا	کالبرق یلمع قبل الغیث للظامی
یهدیك منظلها یکفیك ملتزما	یعطیك متبسما کالبارق الهامی
اذا قام حجاج الدین نقحه	بحسن رأی وتسدید واحکام
دم یلق بحثا علی بحر یخالفه	الا استقام بایمان واسلام
لما رأت فضله الافرنج صفن له	القاب عز باجلال واکرام
ولا تزال تنقی کل منقبة	حتی تنادیه بالسلطان والهامی
حتی تدین لك الاملاك قاطبة	هذاك جاث وهذا تحت اقدام
حتی تدین لك الدنیا وساکنها	وینحش الکل تحت لوابل الهامی
موفرلك ما تبغیه من دعة	فی صحة ونشاط طول ایام

الداعی محمد ضیاء الدین مدرس دوم مولوی شاخ لاہوری مدرسہ عالیہ

تقریظ نثر و نظم مولوی عبد العزیز صاحب طالب العلم درجہ منشی فاضل مدرسہ عالیہ

بسم الله الرحمن الرحیم

احمدک تعالی ما هدانا لدقائق العلوم وغوامض المنقول والمفهوم واصلی واسلم علی نبیه وصفیه من رمیت به النجوم وعلی اله واصحابه هداة الملة ودعاة الشرعة کالبلی الاعجاز والحلوم - وبعد فان اول ما یفترض الطفل رضیع - وتیساوی فیه الوضیع والرفیع - تادیة شکر من عند

سُدّته السنية - وعقوته العلية - وعرصته البهية مطمح الانظار النظار - ومهبطا لانوار عيون الاعيان - ومناخا للرحال حلّ الكثيرة التيسار - الناظم المهالك - والمقتحم المهالك - مأوى الملوك - ومثوى الصعلوك - غياث الملهوف - وفكّاك المغلول والمكتوف - من فرش جناح مكرمته لطوائف الانام - وافاض عيون افضاله على الكرام واللئام - وروّى بنمير مكرمته غلة العطاش ذوي الهيام - واشبع غرثى الفواضل بلذائذ المآكل ونفائس الطعام - نظم في سلك كفالته شتات المهام من يابسها ورطبها - وانار بلوامع عدالته وسواطع ايالته اقطار البلاد من شرقها الى غربها وازاح باضوار سياسته وانوار كياسته غياهب الجور ونظلم الظُلَم - حتى تألفت العز والشرقت الارض بنورها

قصيدة

طاب الزمان وراق منظره لنا — وتعجب الانوار فاخضر الدنا
وكان شيخ الارض اصبح منكرا — عود الشباب فجاء مزن موقنا
واجتاب وجه الارض حلة سندس — خضر تراه مهلهلا ومزينا
والنرجس الغض الطري محملق — فكانه يرنو الامر ما عنى
الفيت محتويا عليها في الصبا — حامد على النوب ذاك المحسنا
تتهلل للمعتفين جبينه — طلق مباشرة وسمح ديدنا
اقصر سحاب ولا انتحاك نواله — لغياث ملهوف واسباغ المنى
واراد طائر عزمه قطف العلى — فعلا على نخل المعالي واجتنى
فالله محمود واحمد حبه — فالحامد الزاكي الجواهر معدنا
واذا نظرت الى جماجم حوله — زين المشاهد والمحافد والسنى
والمصطفى بدرا منيرا حوله — يجني من الطوبى القطاف والجنى
والنجم مثل السعد الاكبر قاضيا — يقضي ويكشف معضلات معلنا
— ويرى الدراية والتقى مستحسنا

وصفت مياه بالقناة كانها — قلب المحب ضميره قد اعلنا
وشدا الحمامة في فصاحة لسنه — فاما لمن اعطتها ما اخشوشنا
واحمر خد الورد من لطم الصبا — وبكى دما كالصب ثمت اذعنا
هو المروءة والفتوة والنجا — تة والصلاة عفة والتواضع في الغنى
من بيت مكرمة بنى اسلافه — منها فاكمل ما بنوه واتقنا
يفني الطرائف والتلاد وباقي — الذكر الجميل بعيد خير المقتنى
راس ذا طاش الحلوم موقرا — لرزية جلى وخطب يعتنى
شق الاله من اسمه وحبيبه — اسماله خير السمات سرقنا
لم يبق منقب منقبة الاتي — والى سباشرة النقائص [illegible]
صمادنت عرصته السما وجنابه — زحل العلا ووجه شمس السنى
عنت [illegible] ليلا من الربا — ويفضله [illegible]
يشفي مريض الجهل من نفثاته — وكلامه يزيل [illegible]
— ويرى الرهافة والخنى مستهجنا

ومن آثاره البهية وتذكاره النبيلة تاسيس المدرسة العالية التي هي كاسمها عالية سامية ينبوع انهار فيوض العلوم

والافادات۔ عين زلال فنون الفنون والافاضات۔ محط رحال طلبة العلوم وزوار مهم۔ ومهبط
لامتعة رجالة عفاة المسائل وكلا كلهم كم من ثلة جهال اتت رامفور وجهدت فى اكتساب العلم فاضحت
اعلم اهل الارض وافقة على جلائل المسائل ومطلعة على النفل والفرض۔ ورب اهل بلاد كانوا فى زاوية
الخمول منزوين۔ دفى حضرات الجهل منهوين اذا رتقوا بين سعادة مؤسسى المدرسة ومدرسيها على اعلى ذروة
الكمال ونجوا من حضيض الجهالة واطلعوا على انجاد لم تبلغ مداها جواد الوهم والخيال اسسها نوابنا العالى الجاه
ملثم الوجوه ومقبل الافواه اطال الله بقاءه وادام على رؤس الخلائق ظلاله وضياءه وارغم انوف حساده وعداته
وصير هم له طوع الجناب۔ وصب عليهم ربك سوط عذاب۔ وفوض نظم مصالح المكتبة ونسقها وانتظام مهامها
ورتقها وفتقها الى همامين احدهما ميمون النقيبة طاهر السريرة الامين المعتمد الرزين المتقصد صاحب السيف والسنان
والقلم واللسان۔ الدستور الاعظم۔ والنديم الافخم مصطفىٰ عليخان لازال مسرور الفؤاد وقرير العين ماكر الجديدان
وثانيهما القمين بالفخار۔ كريم النجار محمود الآثار۔ مذكور الاخبار ان عد كرام العشائر وافاضل القبائل فهو نسيج وحدها
او ذكر حملة العلم اتفق الانام على انه ابن بجدتها وينبوعها وسعدها كريم الشمائل جميل الشيم معدن الفضائل وحاوى لنا س
كلهم۔ الفاضل الكامل الجوهر الفرد فى هذا الزمن جناب الشيخ السيد نجم الحسن لازال نجما مضياء وفاحفيا فى زغ البال
خليا مقتطفا من ثمار العيش طريا جنيا هنيا۔ (فى صنعة التوشيح) (ن) نما اصله وسما فرعه۔
(ج) جميل الشمائل جم المنن (م) مريع خصيب لمن يعترى (ا) اذا اجبرته خطوب الزمن (ل) لطيف
بمن شانه جرمه (ح) حليم اذا الغيظ انشا الضغن (س) سطيع البلاغة غالى الثمن (ن) نجيب السلائل نجم الحسن

تقريرِ عالیجناب مجتہد العصر والزمان جناب ڈاکٹر صاحب مہا مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہ الطاہرین

حضرات! میں اس مجمع کے مشاہدہ سے جو مدرسہ عالیہ کے احاطہ میں تقریب تقسیم انعام سالانہ فراہم ہے نہایت مسرور
ہو رہا ہوں کہ اسلامی علوم کی حمایت میں تہ دل سے حلیہ کو شاں نظر آ رہا ہے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی علمی ترقی میں ہر طرح متوجہ ہی۔ ملک میں تعلیم کا جوش پھیلا ہوا ہی۔ اس ریاست کی زمامِ حکومت جن مبارک ہاتھوں میں ہے سررشتۂ تعلیم کو اعلیٰ پیمانہ پر جاری کر رکھا ہی ایک طرف مشرقی علوم کا ستارہ چمک رہا ہے ایک طرف مغربی علوم کا آفتاب اوج ترقی پر ہے۔

نہایت عمدہ موقع ہی کہ ہمدردانِ اسلام عربی علم میں دلخواہ ترقی کریں اور ایسے موقع کو نہایت غنیمت سمجھیں۔

اِس بات کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ اِس مدرسہ کے نصاب میں مفید ترمیم و اضافہ کیا گیا ہی لیکن اتنی ہی مدت میں جو آثار ظاہر ہوئے وہ مستغنی عن البیان ہیں اہل شہر ہی اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں کہ اب مدرسہ کی شان کچھ اور ہوگئی ہی۔

آج اِس مدرسہ کے طلباء عربی میں قصائد بھی پڑھ رہے ہیں عمدہ مضامین بھی بیان کر رہے ہیں نیز بانی تقریریں بھی عربی میں کر رہے ہیں اور آیندہ اِس سے زیادہ اُمید ہے۔

یہ طلبہ ضرور ذہنی استعداد ہیں جس قسم کا کام لیا جائے اُسکی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ضرورت ہے تو اِسکی کہ اُس کام کی راہ بتائی جائے اُس طرف توجہ دلائی جائے۔

اِنمیں قابلیت ہی کہ اگر چاہیں تو علوم جدیدہ کو اُسیطرح حدِ کمال تک پھونچا دیں جسطرح علوم قدیمہ کو حدِ کمال تک پھونچاتے ہیں اگر متوجہ کیا جائے اور موقع دیا جائے تو دوسری باتیں بآسانی عمدہ طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں اِنمیں قابلیت ہے کہ ہیئت و حساب و مساحت و اقلیدس میں نمایاں ترقی کریں۔

خلاصہ یہ کہ کوئی کمال کوئی ہنر کوئی صنعت ایسی نہیں جسمیں ترقی کرنے سے عربی طلباء قاصر ہوں البتہ یہ ضرور ہی کہ اُنکی تائید کیجائے اُنھیں امداد دیجائے اُنکے لیے سامان بہم پہونچایا جائے۔

بنابریں مسلمانوں پر فرض ہی کہ علوم عربیہ کی ترقی میں بدل و جان ساعی ہوں اور ان علوم کو جو زمانہ کی ناموافق ہوا سے ضعیف بلکہ نیمجان ہوگئے ہیں مردہ نہونے دیں لیکن خلوص نیت کے ساتھ تقرب الی اللہ سمجھکر متوجہ ہوں اکثر کوششیں جو رائیگاں اور برباد ہو جاتے ہیں اور کوئی ثمر اُنپر مترتب نہیں ہوتا اُسکا سبب یہی ہی کہ خلوص نیت سے کام نہیں کیا جاتا۔ رضائے الٰہی کے لئے کوشش نہیں ہوتی بلکہ ظاہرداری اور دنیا سازی اور ریاکاری پر بنا ہوتی ہی۔ اصلاح نیت کے ساتھ کام کیا جائے تو ہرگز ناکامی نہیں ہو سکتی۔

اس مدرسہ عالیہ میں سال گذشتہ طلبہ کا عدد بہت کم ہو گیا تھا اور نافہم اور ناعاقبت اندیش طلبہ کی شورش اسکا باعث ہوئی کہ بتعداد کثیر مدرسہ سے خارج کر دیئے گئے جو مدرسہ کے لیے درحقیقت ایک نازک وقت تھا لیکن جناب ہوم سیکرٹری صاحب بہادر کے حسن انتظام و سنجیدہ تدابیر سے کوئی اثر اسکا محسوس ہونے پایا۔ اور امتحان کے وقت کافی تعداد طلبا کی موجود ہوگئی۔ اور اس سال تو پرنسپل صاحب کی توجہ سے مدرسہ کی صورت ہی بدل گئی۔

مجھے آخر میں اسقدر اور کہنا ہے کہ آج وہ دن ہے کہ یہاں امتحان کا نتیجہ سنایا جاتا ہے۔ کامیاب طلباء کو انعام دیا جاتا ہے۔ سندیں عطا ہوتی ہیں ایسے موقع پر مسلمانوں کو یہ خیال کرنا لازم ہے کہ یہ دنیا جسمیں وہ زندگی کر رہے ہیں خود دار امتحان ہے۔ اسکا انعامی جلسہ میدان رستخیز ہے۔ اس جلسہ میں اولین و آخرین کا نتیجہ عمل ظاہر کیا جائیگا جو اس امتحان میں کامیاب ہے فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ اور جو اسمیں ناکام ہو گا کوئی ترقی کوئی کمال کوئی ثروت کوئی وجاہت اسکے کام نہ آئیگی وَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ط یہاں کے امتحان میں یہ بھی ممکن ہے کہ ایک سال کی تلافی دوسرے سال کیجائے لیکن وہاں کا نتیجہ بالکل آخری نتیجہ ہے جسکے بعد تلافی کا دروازہ مسدود ہے لہذا دنیا میں سب سے زیادہ کوشش اُن اُمور کے معلوم کرنے میں لازم ہے جنسے نجات وابستہ ہے اور جنسے متمسک ہونے میں رضائے خدا حاصل ہوتی ہے و رضوان من اللہ اکبر۔ چونکہ وقت نہیں رہا اسلیے میں اپنے کلام کو ختم کرتا ہوں۔

ہم سب کو علوم اسلامیۃ کی ترقی کے لیے دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ وانہ سمیع الدعاء۔

تقریر عالیجناب معلے القاب صاحبزادہ محمد مصطفٰے علیخاں صاحب بہادر ہوم سیکرٹری ریاست رامپور

حضرات! مجھے اپنی خوش قسمتی سے آج یہ دوسرا موقع ملا ہے کہ آپ صاحبوں کے ساتھ حاضر ہو کر جلسہ تقسیم انعام میں شریک ہوں۔

علم کی نوعیت بڑی شے ہے اپنی ذمہ داریاں اور حقوق شناخت کرنا اسکا ایک ادنٰی شعبہ کہا جا سکتا ہے جسکی ہر انسان کو ضرورت ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ بغیر علم عربی حاصل کیے کوئی مسلمان اپنے مذہبی رموز و نکات سے پورے طور پر ہرگز واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔

ہمارے پاک مذہب کی زبان کا علم اسلیے لازمی ہے کہ کسی رُکن میں خرابی واقع نہو۔

دوسری قوموں نے جوکچہ ترقی کی ہے وہ محسوسات پر مبنی ہے لیکن روحانی ترقی ہمارے اسلام کا حصہ ہے جو بغیر تحصیل علوم عربیہ حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور ہم مخالفین تک اسلامی صداقت کی صدا نہیں پہنچا سکتے زمانہ کی روش گو دوسرے علوم حاصل کرنیکی مقتضی ہو جن سے حصول معاش کے ذرائع وابستہ ہیں لیکن مسلمانوں کے واسطے میرا یہ خیال ایک لمحہ کے لیے قایم نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی مذہبی تعلیم سے ہاتھ اُٹھالیں اور دوسری زبانوں کے ذریعے سے ترقی دنیوی حاصل کریں۔ میں ایسی تعلیم کا ہرگز مخالف نہیں ہوں کہ جو کسب معاش کا باعث ہو لیکن اسکے ساتھ مذہبی علوم بھی حاصل کرنا لازمی سمجھتا ہوں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ بندگان اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم وملکہم کی خاص توجہ اور صرف کثیر سے یہ درسگاہ قایم ہے جو ہمارے شہر بلکہ ہندوستان کا فخر ہے۔ گذشتہ زمانہ میں بدقسمتی سے بعض اشخاص اور طلبا کی سرکشی اور شورش کی بناپر زیادہ تعداد میں طلبا خارج کر دیے گئے جو دیگر طلبا کی تعلیم اور انتظامی اُمور میں ہارج تھے۔ لیکن شکر ہے کہ مولوی فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ کے تشریف لے آنے اور اُنکی کوشش سے تلافی ہو گئی۔

فی الحال مدرسہ اپنے فرائض منصبی کے انجام دہی میں ترقی کر رہا ہے کل طلبا اتفاق اور اتحاد سے تحصیل علوم کی جانب مصروف اور راغب ہیں پرنسپل صاحب کی توجہ سے ہر شعبہ و جماعت میں معقول ترقی ہوئی ہے میں جناب قبلہ و کعبہ مولوی شمس العلما نجم الحسن صاحب ڈائرکٹر مدرسۂ عالیہ کا کمال شکرگزار ہوں کہ آپکی قیمتی رائے سے مجھے وقتاً فوقتاً بہت کچھ امداد ملی اور آپ اپنا قیمتی وقت دلسوزی سے حاضر و غائب اس مدرسہ کی خدمت میں ہمیشہ صرف کرتے رہے۔ پرنسپل صاحب مدرسہ کی رپورٹ سے مجموعی طور پر اس سال میں نتیجہ امتحان غنیمت ہے۔ مدرسین نے اپنی خدمات کو بخوبی ادا کیا۔ اور اُمید ہے کہ اس کام کو ایک دینی خدمت سمجھکر اور بھی توجہ فرمائینگے۔

افسوس کیساتھ استدعا و کہنا چاہتا ہوں کہ امسال شہر میں طاعون کی وجہ سے جو کچھ بے چینی رہی وہ پوشیدہ نہیں ہے یہ مدرسہ بھی اس آسمانی قہر سے محفوظ نہ رہ سکا اور چند قیمتی جانیں تلف ہوگئیں جنکا سخت قلق ہے۔ پرنسپل صاحب کی کوشش سے شکر ہے کہ مدرسہ کے اکثر اشخاص نے ٹیکہ کی جانب توجہ کی اور ٹیکہ لیا جو نہایت مفید دافعیہ مرض کی تدبیر ہے۔

میں دل سے اس مدرسہ کی ترقی و بہبود اور نام آوری کے واسطے ہر وقت تیار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ہماری مدد کرے۔

تمام شد